جواب
پیشِ خدمت ہے

محمد طاہر رزاق

سوال: مرزا قادیانی کا جرم کیا ہے؟ اور اس کی موت کے بعد بھی اس کا تعاقب اتنی شدت سے کیوں کیا جاتا ہے؟

جواب: دریتیم محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیو! دجال قادیان مرزا قادیانی کوئی معمولی نوعیت کا مجرم نہیں۔ یہ پورے عالم اسلام اور اسلام کا مجرم ہے۔ اس کی فرد جرم شیطان کی آنت سے بھی زیادہ طویل ہے۔

خدائی کا دعویٰ کرنے کے جرم میں یہ فرعون' نمرود اور شداد ہے۔ نبوت کا دعویٰ کرنے کے جرم میں یہ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب ہے۔ توہین رسالت کرنے کے جرم میں یہ ابوجہل' ابولہب اور ولید بن مغیرہ ہے۔ قرآن مجید میں تحریف کرنے کے جرم میں یہ یہودی و نصرانی ہے۔ صحابہ کرامؓ کی توہین کرنے کے جرم میں یہ ابن سبا ہے۔ دین اسلام سے پھر جانے کے جرم میں یہ مرتد ہے۔ تعلیمات اسلامیہ کو مسخ کرنے کے جرم میں زندیق ہے۔ حضرت علیؓ کی توہین کرنے کے جرم میں یہ خارجی ہے۔ امام حسینؓ کی شان میں بکواس کرنے کے جرم میں یہ شمر ہے۔ اسلام کو گالیاں دینے کے جرم میں یہ راجپال اور سلمان رشدی ہے۔ ظاہرا" مسلمان اور باطنا" کافر ہونے یعنی منافق ہونے کے جرم میں یہ عبداللہ بن ابی ہے۔ خود کو انسان کا بچہ نہیں بلکہ کرم خاکی بننے کے جرم میں یہ ڈارون کی اولاد ہے۔ جھوٹے خدا شداد نے بہشت بنائی اور جھوٹے نبی مرزا قادیانی نے بہشتی مقبرہ بنایا۔ اس کفریہ نقالی کے جرم میں یہ مشن شداد کا علمبردار ہے۔

اے مسلمان! یہ خطرناک مجرم آج بھی دندناتا ہوا زندہ ہے۔ کیونکہ کوئی بھی شخص اس وقت تک زندہ رہتا ہے۔ جب تک اس کے نظریات زندہ رہتے ہیں۔ پرسوں یہ ملعون مرزا بشیرالدین جہنمی کی صورت میں زندہ تھا۔ کل یہ مردود مرزا ناصر دوزخی کی صورت میں زندہ تھا اور آج یہ فخر شیطان مرزا طاہر کی صورت میں زندہ ہے اور جب تک فرش خاکی پر ایک بھی قادیانی زندہ رہے گا یہ اس کی صورت میں زندہ رہے گا۔ اس کی

ارتدادی تحریریں چھپ رہی ہیں۔ اس کے ایمان سوز لیکچر کی اشاعت بڑے زور و شور سے جاری ہے۔ اس کا یوم پیدائش اور یوم مرگ بڑے اہتمام سے منایا جاتا ہے۔ خود تو مرگیا لیکن اپنی قائم کردہ "مرتد یونیورسٹی" سے تعلیم یافتہ ہزاروں چیلے چانٹے کفر و ارتداد کی تبلیغ کے لیے چھوڑ گیا جو آج بھی چمن اسلام میں بارودی سرنگیں بچھا رہے ہیں اور معاذ اللہ بڑی شدت سے اس روز بد کا انتظار کر رہے ہیں جب یہ چمن ایک زور دار دھماکے سے ویرانے میں تبدیل ہو جائے گا اور دور دور تک خاک اڑتی دکھائی دے گی۔

قادیانی حربوں سے نا آشنا سادہ لوح مسلمان اکثر یہ سوال کرتے ہیں کہ اگر یہ شخص اس قدر گھناؤنے کردار کا مالک تھا تو پھر کیا وجہ ہے کہ سر ظفر اللہ' ایم ایم احمد' ڈاکٹر عبدالسلام' نسیم احمد' کنور ادریس' ایئر مارشل ریٹائرڈ ظفر چودھری وغیرہ ایسے بڑے بڑے لوگ اس کا کلمہ کیوں پڑھتے ہیں؟ اس کو نبی اور رسول کیوں مانتے ہیں؟ اس کو اپنا مرشد اور رہبر کیوں تسلیم کرتے ہیں؟

جواباً عرض ہے کہ یہ ایک الگ اور طویل بحث ہے کہ ان ٹھگنوں کو بلند قامتی کا سرٹیفکیٹ کون عطا کرتا ہے؟ وہ کون سے خفیہ ہاتھ ہیں جو ان کند ذہنوں کو ذہانت کے تمغوں سے نوازتے ہیں؟ وہ کون سے پردہ نشین ہیں جو ان مرتدین کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اعلیٰ و حساس عہدوں پر بٹھاتے ہیں اور پھر بین الاقوامی صحافت پر قبضہ ہونے کے ناطے پوری دنیا میں ان کے ناموں اور کاموں کی تشہیر کرواتے ہیں؟ اس موضوع پر انشاء اللہ ایک الگ کتابچہ تحریر کیا جائے گا۔

بالفرض انہیں بڑا تسلیم کر بھی لیا جائے اور ان جیسے کلیدی آسامیوں پر بیٹھے ہزاروں قادیانیوں کو قابل اور ذہین مان بھی لیا جائے تو کیا مرزا قادیانی اللہ کا نبی اور رسول بن جائے گا اور ان دجالوں کی جماعت کو اس دجال کی نبوت کی دلیل کے طور پر تسلیم کر لیا جائے گا؟

اے سادہ لوح [illegible]' یاد رکھ ایمان' قدرت کا سب سے جلیل القدر تحفہ ہے اور ہدایت صرف رب ذوالجلال کے ہاتھ میں ہے' وہ چاہے تو محلات میں رہنے والوں کو نعمت ایمان سے محروم رکھے اور کسی دریا کے کنارے ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی میں رہنے

والے کے دل کو ایمان کا خزینہ بنا دے۔ وہ چاہے تو بادشاہوں کو حالت کفر میں مارے اور انہیں جہنم کا ایندھن بنا دے اور اس کی منشا ہو تو غربت و افلاس کی چکی میں پسنے والے کو مسند ولایت پر فائز کرے اور بعد از موت جنت الفردوس اس کا مقدر ٹھہرے۔ رئیس قریش ابو جہل دولت ایمان سے محروم رہا اور حبشہ کا غلام بلال حبشیؓ موذن رسولؐ کا اعزاز عظیم پائے۔ سیم و زر میں کھیلنے والا ابو لہب رسول خداؐ کا چچا ہونے کے باوجود قفس کفر میں انتہائی عبرتناک موت مرجائے اور ایران سے آنے والا غربت کا مارا سلمان فارسیؓ رفیق خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم بنے' تاجدارؐ ختم نبوت کا کلیوں کو شرماتا بچپن' شبنم سے مطہر لڑکپن اور رشک مہتاب و آفتاب جوانی اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے بہت سے بد قسمت کفر کی ظلمت میں دم توڑ گئے اور روم سے آنے والے صہیبؓ رومی آغوش نبوتؐ میں آبسے اور دامن مصطفیؐ کی ٹھنڈی ہواؤں سے لطف اندوز ہونے لگے۔

اے سوالی مسلمان! کیا تو نے نہیں دیکھا کہ برنارڈشا اور سٹیفن لی کاک ایسے ادیب' ولیم ورڈزورتھ اور جان کیٹس ایسے شاعر' ابراہام لنکن اور وینڈل فلپ ایسے مقرر' لوئی پاسچر اور ہانمن ایسے ڈاکٹر' شارک اور اوپن ہائم ایسے قانون دان' چرچل اور گاندھی ایسے سیاست دان' ایڈیسن اور جارج سٹیفن سن ایسے سائنس دان' آئن سٹائن اور نیوٹن ایسے ماہرین طبیعات' کارل مارکس اور آدم سمتھ ایسے ماہرین اقتصادیات' بورنگ اور بی مک گرا ایسے ماہرین نفسیات' مینڈل اور ڈارون ایسے ماہرین حیاتیات' ڈیمارگن اور ٹورنگ ایسے ماہرین ریاضیات' ٹائن بی اور مہنگلو ایسے ماہرین عمرانیات' رابرٹ بائل اور جان ڈالٹن ایسے ماہرین کیمیا' برٹرینڈ رسل اور ہیگل ایسے فلاسفر' نپولین اور منٹگمری ایسے جرنیل' ہٹلر اور سٹالن ایسے منتظمین' برژنیف اور کینیڈی ایسے حکمران' لین پول اور گبن ایسے مورخین' لارڈ میکالے ایسا ماہر تعلیم اور گلیلیو ایسا ماہر فلکیات' اس دنیا سے ناکام و نامراد چلے گئے' کیا یہ اپنے اپنے علم و فن کے دائرہ میں بڑے لوگ نہیں تھے؟ یقیناً یہ یکتائے روزگار اور نابغہ عصر تھے۔ لیکن کیا ان کا علم ان کو گمراہی سے بچا سکا اور ان کی ذہانتیں ان کی عاقبتوں کو سنوار سکیں؟ تکمیل نبوت کے بعد اس بزم

ہستی میں ہر لحہ فطرت کی یہ صدا گونجتی ہے کہ اب جو بھی منزل تک پہنچنا چاہتا ہے' اسے دامن مصطفیٰ سے وابستہ ہونا ضروری ہے جس کے ہاتھ میں دامن مصطفیٰ نہیں' اسے قدم قدم پر ٹھوکریں لگتی ہیں' اس کی عقل اسے کفر و ضلالت کے لق و دق ریگستانوں میں لئے گھومتی ہے اور منزل کی تلاش میں آبلہ پا سرگرداں مسافر ویرانوں میں سسک سسک کر دم توڑ دیتا ہے۔

اب آپ کے سامنے نور ایمان سے محروم اور عقل کے شکار کئے ہوئے چند قادیانی بڑوں اور چند دیگر بڑوں کا تماشہ پیش کیا جاتا ہے اور اس میں ان لوگوں کو ان کے سوال کا جواب بھی مل جائے گا جو یہ کہتے ہیں کہ اتنے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور اعلیٰ عہدوں پر فائز قادیانی کیسے بھٹک سکتے ہیں۔ وہ دیکھیں گے کہ اس خار زار میں صرف اعلیٰ تعلیم یافتہ قادیانی ہی دھکے نہیں کھا رہے بلکہ اعلیٰ تعلیم یافتہ کفار بھی شریک سفر ہیں۔

اگر سر ظفر اللہ جیسا خود ساختہ عقل مند مرزا قادیانی جیسے کانے بھینگے اور فاتر العقل کو نبی مانتا ہے تو اس میں اچنبھے کی کیا بات! بنی اسرائیل کے دانشوروں نے بھی بچھڑے کو خدا مانا تھا۔ اگر ڈاکٹر عبدالسلام مرزا قادیانی کی گالیوں اور خرافات کو وحی مانتا ہے تو اس میں فکر کرنے کی کیا ضرورت! بھارت کا سابقہ صدر مرار جی ڈیسائی بھی تو اپنا پیشاب پیتا ہے اور اسے Water of life (آب حیات) کہتا ہے۔ اگر ایم ایم احمد ختم نبوت کا انکار کرتا ہے تو اس میں پریشانی کی کیا وجہ! روس کا صدر گورباچوف بھی خدا کے وجود کا انکار کرتا ہے۔ اگر مرزا طاہر بھگوڑا خود کو مرزا قادیانی جیسی عجیب و غریب مخلوق کا خلیفہ کہلوانے میں فخر محسوس کرتا ہے تو اس میں کیسی حیرانی! ڈارون بھی تو خود کو بندر کا بیٹا کہلوانے میں فخر محسوس کرتا تھا۔ اگر الٹی کھوپڑی کی قادیانی امت مرزا قادیانی پر درود و سلام بھیجتی ہے تو اس میں کیسی پریشانی! بھارت کا وزیر اعظم راجیو گاندھی بھی تو موٹے تازے ننگے دھڑنگے بت کے سامنے ہاتھ جوڑ کر رام رام کرتا ہے۔